اس نور ذات اقدس کے سائے کی نفی
جس کے نور سے ہر مخلوق منور ہوئی

نفی الفئی عمن استنار بنورہ کل شئی

۹۶ ھ ۱۲

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

نفی الفئی عمن استنار بنورہ کل شئی

۱۲۹۶ھ

اس نور ذات اقدس کے سائے کی نفی جس کے نور سے ہر مخلوق منور ہوئی

www.alahazratnetwork.org

تصنیف:۔

اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

پیش کش:

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

www.alahazratnetwork.org

نام کتاب: نفی الفئی عمن استنار بنورہ کل شئی
تصنیف : اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خان بریلوی
کمپوزنگ : راؤ خلیل احمد رضا قادری

پیش کش:

www.alahazratnetwork.org

اعلٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ تھا یا نہیں؟ بیـنـوا توجروا

الجواب

الحمد للہ الذی خلق قبل الاشیاء نور نبینا من نورہ وفلق الانوار جمیعا من لمعات ظہورہ فھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نورالانوار وممد جمیع الشموس والاقمار سماہ ربہ فی کتابہ الکریم نوراوسراجا منیرا فلو لا انارتہ لما استنارت شمس ولا تبین یوم من امس ولا تعین وقت للخمس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی المستنیرین بنورہ المحفوظین عن الطمس جعلنا اللہ تعالیٰ منھم الدنیا ویوم لا یسمع الا ھمس

www.alahazratnetwork.org

بے شک اس مہر سپہر اصطفاء ماہ منیر اجتباء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور یہ امر احادیث واقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر آئمہ وجہابذ فضلاء مثل حافظ رزین محدث وعلامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور وامام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفےٰ وامام عارف باللہ سیدی جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہٗ و علامہ حسین بن محمد دیار بکری واصحاب سیرت شامی وسیرت حلبی وامام جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابوالفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء وعلامہ شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ وفاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وجناب

۱؎ امرادودست قدرت ۲؎: یعنی ملائکہ ۳؎: یعنی شعلے سے

مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی و بحرالعلوم مولانا عبدالعلی لکھنوی وشیخ الحدیث مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدیان کہ آجکل کے مدعیان خام کو کاروان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفاً عن سلف دائماً اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل وقاضی نقل نے باہم اتفاق کرکے اس کی تاسیس وتشیید کی۔

فقد اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم
یکن یریٰ لہ ظل فی شمس ولا قمر (۱)

یعنی "سرورعالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نظر نہ آتا تھا دھوپ میں نہ چاندنی میں"

سیدنا عبداللہ بن مبارک اور حافظ علامہ ابن جوزی محدث رحمہما اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں!

www.alahazratnetwork.org

قال لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع
شمس قط الاغلب ضو نو ہ ضوء الشمس ولم یقم مع السراج قط
الاغلب ضو نوہ علیٰ ضوء السراج.(۲)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ ان کا نورعالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آگیا اور نہ قیام فرمایا چراغ کی کی ضیاء میں مگر یہ کہ حضور کے تابش نور نے اس کی چمک کو دبالیا۔"

امام علام حافظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے ایک باب وضع فرمایا اور اس میں حدیث ذکوان ذکرکرکے نقل کیا!

قال ابن سبع من خصائصہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان ظلہ کان لا یقع علی الارض وانہ کان نورا فکان
اذا مشیٰ فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظل قال
بعضھم ویشھد لہ حدیث قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فی دعائه و اجعلنی نورا .(۳)

یعنی" ابن سبع نے کہا حضور کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نور محض تھے تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا، بعض علماء نے فرمایا اور اس شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ مجھے نور کردے"۔

نیا انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں!

لم یقع ظله علی الارض ولا رئ له ظل فی شمس ولا قمر قال ابن سبع لانه کان نورا قال رزین لغلبة انوارہ.(۴)

"نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا، نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں، ابن سبع نے فرمایا اس لئے کہ حضور نور ہیں، امام رزین نے فرمایا اس لئے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں"

www.alahazratnetwork.org

امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالٰی شفاء شریف فرماتے ہیں !

وما ذکر من انه لا ظل تشخصه فی شمس ولا قمر لا نه کان نورا.(۵)

یعنی" حضور کے دلائل نبوت وآیات رسالت سے ہے وہ بات جو مذکور ہوئی کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ حضور نور ہیں انتہی۔

علامہ شہاب خفاجی رحمہ اللہ تعالٰی اس کی شرح "نسیم الریاض" میں فرماتے ہیں!

دھوپ اور چاندنی اور جو روشنیاں کہ ان میں بسبب اس کے کہ اجسام، انوار کے حاجب ہوتے ہیں لہذا ان کا سایہ نہیں پڑتا جیسا کہ انوار حقیقت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، پھر حدیث کتاب الوفاء ذکر کرکے اپنی ایک رباعی انشاد کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سایہ احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور کی کرامت وفضیلت کے زمین پر نہ کھینچا گیا اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی ان کے سایہ میں آرام کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں بہ تحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نورِ روشن ہیں اور آپ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا، اگر تو سمجھے تو وہ نور علیٰ نور ہیں، وھذا نصه الخفاجی۔

(و) ومن دلائل نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم(ماذکر)بالبناء

للمجهول والذی ذکره ابن سبع (من انه) بیان ماالموصلته(لا ظل تشخصه)ای جسده الشریف اللطیف اذاکان(فی شمس ولا قمر)مما تریٰ فیه الظلالحجب الاجسام ضوء النیرین ونحو هماوعلل ذلک ابن سبع بقوله(لانه)صلی اللّٰہتعالیٰ علیه وسلم(کان نورا) والانوارشفافته لطیفته لاتحجب غیر ها والانوار لا ظل لها کماتشاهد فی انوار الحقیئقةو هذا رواه صاحب الوفاء عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهماقال لم یکن لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ظل ولم یقم مع شمس الاغلب ضوء ہ ضو ئها ولا مع السراج الاغلب ضوئه ضوئه وقد تقدم هذ ا و الکلام علیه و رباعیتها فیه وهی ۔ماجرلظل احمد اذیال فی الارض کرامة کما قدقالواهذاعجب وکم به من عجب والناس بظله جمعیا قالواوقالوا هذا من القیلولة وقد نطق القراٰن بانه النور المبین وکونه بشر الابنا فیه کما تو هم فان فهمت فهو نور علی نور فان النور هوالظاهر بنفسهٖ المظهر لغیرهٖ وتفصیله فی مشکوٰة الانوار (۶) انتهیٰ

www.alahazratnetwork.org

حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ دفتر پنجم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

چوں فناش از فقر پیرایہ شود
او محمد وار بے سایہ شود
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)(۷)

مولانا بحرالعلوم نے شرح میں فرمایا!

''درمصرع ثانی اشارہ بمعجزۂ آں سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ آں سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راسایہ نمی افتاد''۔

امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں،رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا دھوپ نہ چاندنی میں،اسے حکیم ترمذی نے ذکوان سے پھر ابن سبع کا حضور کے نور سے استدلال

اورحدیث اجعلنی نورا سے استشہاد ذکر کیا۔حیث قال!

لم یکن له صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ظل فی شمس ولا قمر رواہ الرمذی عن ذکوان وقال ابن سبع کان صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم نورا فکان اذا مشیٰ فی الشمس ا والقمر لایظهر له ظل قال غیرہ ویشهد له قوله صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فی دعائه واجعلنی نورا.(۸)

اسی طرح سیرت شامی میں ہے!

وزاد عن الامام الحکیم قال معناہ لئلا یطاعلیه کافر فیکون مذلة له(۹)

یعنی امام حکیم ترمذی نے فرمایا اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی کافر سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے۔

www.alahazratnetwork.org

اقول۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لے جاتے تھے،ایک یہودی حضرت کے گرد عجب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا،اس سے دریافت فرمایا،بولا بات یہ ہے کہ اور تو کچھ قابو ہم تم پرنہیں پاتے،جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اسے اپنے پاؤں سے روندتا چلتا ہوں،ایسے خبیثوں کی شرارتوں سے حضرت حق عزّ جلالہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا،نیز اسی طرح سیرت حلبیہ میں ہے قدرمافی شفاء الصدور۔

محمد زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح میں فرماتے ہیں حضور ﷺ کے لئے سایہ نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور نور ہیں جیسا کہ ابن سبع نے کہا اور حافظ رزین محدث فرماتے ہیں،سبب اس کا یہ تھا کہ حضور کا نور ساطع تمام انوار عالم پر غالب تھا اور بعض علماء نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں ان کے سایہ پر پڑے وھذا کلامہ برمہ۔(زرقانی کی اصل عبارت)

(ولم یکن له صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ظل فی شمس ولا قمر) لانه کان نوار کما قال ابن سبع وقال رزین بغلبة انوارہ قیل حکمة ذالک صیانة عن ان یطا کافر علیٰ ظلهٖ (رواہ الرمذی الحکیم عن ذکوان) ابی السمان الزیات المدنی او ابی عمر والمدنی مولیٰ

عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها و کل منهما ثقة من التابعین فهو مرسل لکن روی ابن المبارک وابن الجوزی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما لم یکن للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ظل ولم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوئوه ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الاغلب ضوئوه ضوء السراج (وقال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نورا فکان اذا مشیٰ فی الشمس والقمر لا یظهر له ظل) لان النور لاظل له (وقال غیره ویشهد له قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی دعائہٖ) لما سئل اللہ تعالیٰ ان یجعل فی جمیع اعضائہٖ وجهاته نورا ختم بقوله (واجعلنی نورا) والنور لاظل له وبہٖ یتم الاستشهاد انتهیٰ (۱۰)

www.alahazratnetwork.org

علامہ حسین بن محمد دیار بکری ''کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النوع الرابع ما اختص صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ من الکرامات'' میں فرماتے ہیں!

لم یقع ظله علی الارض ولا رئی له ظل فی شمس ولا قمر (۱۱)

''حضور کا سایہ زمین پر نہ پڑتا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں نظر آتا''

بعینہٖ اسی طرح کتاب ''نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الاطہار'' میں ہے۔

امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں زیر قولہٖ تعالیٰ '' لولا اذسمعتوه ظن المؤ منون والمؤمنٰت بانفسهم خیرا ''فرماتے ہیں!

قال عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنه ان اللہ ما اوقع ظلک علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علیٰ ذٰلک الظل (۱۲)

''امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے''

امام ابن حجر مکی ''افضل القریٰ'' میں زیر قول ماتن قدس سرہٗ لم یساووک فی علاک وقد حال سنامنک دونھم وسناء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فضائل میں حضور کے برابر نہ ہوئے حضور کی چمک اور رفعت حضور تک پہنچنے سے مانع ہوئی، فرماتے ہیں!

هو مقتبس من تسمية تعالیٰ لنبية نورا فی نحو قد جاء كم من الله نور وكتٰب مبين وكان صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يكثر الدعاء بان الله يجعل كلا من حواسه واعضائهٖ وبدنهٖ نورا اظهار الوقوع ذٰلک وتفضل الله تعالیٰ عليه به ليزداد شكره و شكر امة علیٰ ذٰلک كما امرنا بالدعاء الذی فی اخر البقرة مع وقوعه وتفضل الله تعالیٰ به لذلک ومما يويدانه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صار نوراوانه كان اذا مشیٰ فی الشمس والقمر لايظهر له ظل لا نه لا يظهر الا للكثيف وهو صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قد خلصه الله من سائر الكثافات الجسمانية وصيره نورا صرفا لا يظهر له ظل اصلا.

www.alahazratnetwork.org

یعنی ''یہ معنی اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور رکھا مثلاً اس آیت میں کہ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور تشریف لائے اور روشن کتاب اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا فرماتے ہیں کہ الٰہی میرے تمام حواس واعضاء سارے بدن کو نور کردے اور اس دعا سے یہ مقصود نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اس کا حصول مانگتے تھے بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمانے کے لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے اور یہ فضل اللہ عزوجل نے حضور پر کردیا، جیسے ہمیں حکم ہوا ہے کہ سورہ بقرہ شریف کے آخر کی دعا عرض کریں، وہ بھی اسی اظہار وقوع وحصول فضل الٰہی کے لئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور محض ہوجانے کی تائید اس سے ہے کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور کا سایہ نہ پیدا ہوتا، اس لئے کہ سایہ تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کرکے نرا نور کردیا، لہذا حضور کے لئے سایہ اصلاً نہ تھا''۔

علامہ سلیمان جمل ''فتوحاتِ احمدیہ شرح ہمزیہ'' میں فرماتے ہیں!

لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل یظھر فی شمس ولا قمر (۱۳)

''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں''

فاضل محمد بن فہمیہ کی ''اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ واہل بیتہ الطاہرین'' میں ذکر خصائص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے۔

و انہ لا فیی لہ یعنی ''حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ نہ تھا''

مجمع البحار میں برمزش یعنی زبدۃ شرح شفاء شریف میں ہے۔

من اسمائہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النور قیل من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ اذا مشی فی الشمس والقمر لا یظھر لہ ظل(۱۴)

www.alahazratnetwork.org

''حضور کا ایک نام مبارک نور ہے، حضور کے خصائص سے شمار کیا گیا کہ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ نہ پیدا ہوتا''۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں!

ونبود مر آنحضرت را صلی تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر رواہ الحکیم ترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول وعجب است ازیں بزرگان کہ ذکر نکردند چراغ را ونور یکے از اسمائے آنحضرت است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونور را سایہ نمے باشد انتہی۔(۱۵)

جناب شیخ مجدد جلد سوم مکتوبات، مکتوب صدم میں فرماتے ہیں!

او را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نبود در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است، چوں لطیف ترے از وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در عالم نباشد او را سایہ چہ صورت دارد۔(۱۶)

نیز اسی کے آخر مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے ہیں!

واجب را تعالیٰ چرا ظل بود کہ ظل موہم تولید مثل است ومنبئ از شائبہ عدم کمال لطافت اصل، ہرگاہ محمد رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد۔(۱۷)

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورہ والضحیٰ میں لکھتے ہیں!

سایہ ایشاں برزمین نمی افتاد۔(۱۸)

فقیر کہتا ہے غفراللہ لہٗ، استدلال امام ابن سبع کا حضور کے سراپا نور ہونے سے جس پر بعض علماء نے حدیث واجعلنی نورا سے استشہاد اور علمائے لاحقین نے اسے اپنے کلمات میں بنظر احتجاج یاد کیا۔

ہمارے مدعا پر دلالت واضح یہ ہے۔ دلیل شکل اوّل بدیہی الانتاج دو مقدموں سے مرکب، صغریٰ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور کبریٰ یہ کہ نور کے لئے سایہ نہیں، جو ان دونوں مقدموں کو تسلیم کرے گا نتیجہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، آپ ہی پائے گا، مگر دونوں مقدموں میں کوئی مقدمہ ایسا نہیں جس میں مسلمان ذی عقل کو گنجائش گفتگو ہو، کبریٰ تو ہر عاقل کے نزدیک بدیہی اور مشاہدہ بصر و شہادتِ بصیرت سے ثابت، سایہ اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماوراء سے حاجب، نور کا سایہ پڑے تو تنویر کون کرے، اس لئے دیکھو آفتاب کے لئے سایہ نہیں اور صغریٰ یعنی حضور والا کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان ہے، حاجتِ بیان نہیں مگر تبکیتِ معاندین کے لئے اس قدر اشارہ ضرور کہ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے!

یا یھا النبی انا ارسلنک شاھداو مبشرا ونذیرا و داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً.(۱۹)

''اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ چمکتا''۔

یہاں سراج سے مراد چراغ ہے یا ماہ یا مہر، سب صورتیں ممکن ہیں اور خود قرآن عظیم میں آفتاب کو سراج فرمایا!

وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجاً۔(۲۰)

اور فرماتا ہے!

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔(۲۱)

''بتحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نور اور کتاب روشن''۔

علماء فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح آیۂ کریمہ والنجم اذا ھو ی (۲۲) میں امام جعفر صادق اور کریمہ وما ادرک ماالطارق النجم الثاقب. (۲۳) میں بعض مفسرین نجم اور نجم الثاقب سے ذات پاک سید لولاک مراد لیتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔(۲۴)

بخاری ومسلم وغیرہما کی احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک دعا منقول جس کا خلاصہ یہ ہے۔

اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وفی عصبی نورا وفی لحمی نورا وفی دمی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعلنی نورا .(۲۵)

www.alahazratnetwork.org

''کہ الٰہی میرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور میرے کان اور میرے گوشت وپوست وخون واستخوان اور میرے زیروبالا وپس وپیش وچپ وراست اور ہر عضو میں نور اور خود مجھے نور کردے''۔

جب وہ یہ دعا فرماتے اور ان کے سننے والے نے انہیں ضیائے تابندہ ومہر درخشندہ ونور الٰہی کہا پھر اس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہہ رہا؟ حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ وخورشید پر غالب آتا، اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد کہ ان کی روشنیاں اس کے حضور پھیکی پڑ جائیں جیسے چراغ پیش مہتاب یکسر ناپدید وکالعدم ہوجائیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔

ابن عباس کی حدیث میں ہے۔

واذا تکلم رئ کالنور یخرج من بین ثنایا ۔(۲۶)

''جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا''۔

وصاف کی حدیث میں وارد ہے!

یتلا لؤ وجھہ تلا لؤ القمر لیلۃ البدر اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اثم انوار المتجرد۔(۲۷)

''یعنی حضور کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا، بلند بینی تھی اور اس پر ایک نور کا بُکا متجلی رہتا

کہ آدمی خیال نہ کرے تو ناک اس روشن نور کے سبب بہت اونچی معلوم ہو، کپڑوں سے باہر جو بدن تھا یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ، نہایت روشن وتابندہ تھا، صلی اللہ تعالٰی علی کل عضو من جسمہ الانوار الاعطر وبارک وسلم"۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کان الشمس تجری فی وجھہ (۲۸) "گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا" اور فرماتے ہیں اذا ضحک یتلا لو الجدر (۲۹) "جب حضور ﷺ ہنستے دیواریں روشن ہوجاتیں"۔

ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں لورأیت لقلت الشمس طالعۃ (۳۰) "اگر تو انہیں دیکھتا، کہتا آفتاب طلوع کررہا ہے"۔ ابوقرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں رأینا کان النور یخرج من فیہ (۳۱) "ہم نے نور سا نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے"۔

www.alahazratnetwork.org

احادیث کثیرہ مشہورہ میں وارد، جب حضور ﷺ پیدا ہوئے، ان کی روشنی سے بصرہ اور روم وشام کے محل روشن ہوگئے۔ چند روایتوں میں ہے اضاء لہ مابین المشرق والمغرب (۳۲) "شرق سے غرب تک منور ہوگیا"۔ اور بعض میں ہے امتلأت الدنیا کلھا نورا (۳۳) "تمام دنیا نور سے بھر گئی"۔

آمنہ حضور ﷺ کی والدہ فرماتی ہیں رایت نور اساطعا من رأسہ قد بلغ السماء (۳۴) "میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتا دیکھا کہ آسمان تک پہنچا"۔

ابن عساکر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، میں سیتی تھی، سوئی گر پڑی، تلاش کی، نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے، حضور کے نورِ رُخ کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی۔ (۳۵)

علامہ فاسی "مطالع المسرات" میں علامہ ابن سبع سے نقل کرتے ہیں!

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یضیئ البیت المظلم من نورہ (۳۶)

"نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نور سے خانۂ تاریک روشن ہوجاتا"

اب نہیں معلوم کہ حضور ﷺ کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے میں کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرے گا

یا انوار کے لئے بھی سایہ مانے گا یا مختصر طور ہر یوں کہیئے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہیئے تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا عیاذاً باللہ، کثیف تھا اور جو اس سے تحاشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے؟۔

بالجملہ جب کہ حدیثیں اور اتنے اکابر آئمہ کی تصریحیں موجود کہ اگر مخالف اپنے کسی دعوے میں ان سے ایک کا قول پائے، کس خوشی سے معرض استدلال میں لائے، جاہلانہ انکار، مکابرہ وکج بختی ہے، زبان ہر ایک کی اس کے اختیار میں ہے چاہے دن کو رات کہہ دے یا شمس کو ظلمات، آخر کار مخالف جو سایہ ثابت کرتا ہے اس کے پاس بھی کوئی دلیل ہے یا فقط اپنے منہ سے کہہ دیا، جیسے ہم حدیثیں پیش کرتے ہیں اس کے پاس ہو، وہ بھی دکھائے، ہم ارشادات علماء سند میں لاتے ہیں تو وہ بھی ایسے ہی آئمہ کے اقوال سنائے، یا نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی سند، گھر بیٹھے اسے الہام ہوا کہ حضور کا سایہ تھا۔ مجرد ماؤشما پر قیاس تو ایمان کے خلاف ہے۔

www.alahazratnetwork.org

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف اور جسم انسانی رکھتے ہیں مگر ارواح و ملائکہ سے ہزار جگہ الطف، وہ خود فرماتے ہیں لست کمثلکم (۳۷) "میں تم جیسا نہیں" ویروی ، لست کھیئتکم (۳۸) "میں تمہاری ہیئت پر نہیں" ویروی ، ایکم مثلی (۳۹) "تم میں سے کون مجھ جیسا ہے"۔ آخر علامہ خفاجی کا ارشاد نہ سنا کہ حضور کا بشر ہونا نور رخشندہ ہونے کے منافی نہیں کہ اگر تو سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں (۴۰) پھر صرف اس قیاس فاسد پر کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے، ان کے بھی ہوگا، ثبوت سایہ ماننا یا اس کی نفی میں کلام کرنا عقل وادب سے کس قدر دور پڑتا ہے۔

الا ان محمد البشر لا کالبشر
بل ھو یاقوت بین الحجر

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم)

فقیر کو حیرت ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ وخصائص صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی ودنیاوی تصور کیا، ایمان بے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا، وہ خود فرماتے ہیں!

لا یومن احد کم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین (۴۱)

''تم میں سے کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں''۔

اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل وتکثیر مدائح میں مشغوف رہتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام وسحر نفی محاسن کی فکر میں ہونا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جانِ برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ تیرا محبّ تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا، جان ایمان وکان احسان، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور اس نے تمام عالم کا بار تن نازک پر اٹھالیا، تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم دن رات لہو ولعب اور ان کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب وروز تمہاری بخشش کے لئے گریاں وملول۔

www.alahazratnetwork.org

جب وہ جان رحمت وکان رأفت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور **رب ھب لی امتی** فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ **امتی** (۴۲) فرماتے تھے، قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے **نفسی نفسی اذھبوا الی غیری** (۴۳) سنو گے اور اس غم خوار امت کے لب پر رب امتی کا شور ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں، جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا، کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل ومدہوش کے گوش تک پہنچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔

وائے بے انصافی، ایسے غم خوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور اس کی مدح ستائش ونشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتیٰ الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے عزیز! چشم خردبین میں سرمۂ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ اعتساف نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھنا، پھر اگر ایک منصفِ ذی عقل بھی تجھ سے کہہ دے کہ نشر محاسن وتکثیر مدائح نہ دوستی کا

مقتضئے نہ رد فضائل و نفی کمالاتِ غلامی کے خلاف، تو تجھے اختیار ہے ورنہ خدا اور رسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جانِ برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیا بس چلے گا اور جس کی شان وہ بڑھائے اسے کوئی گھٹا سکتا ہے، آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا فضل الٰہی پر مدار ہے۔

ہم پر بلاغ مبین تھا، اس سے بحمد اللہ فراغت پائی اور جوابِ بھی تیرے دل میں کوئی شک و شبہہ یا ہمارے کسی دعوے پر دلیل یا کسی اجمال کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ مسمّٰی بہ قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام علیہ وعلٰی آلہٖ الصلوٰۃ والسلام، جسے فقیر نے بعد ورود اس سوال کے تالیف کیا، مطالعہ کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ بیان شافی پائے گا اور مرشد کافی، ہم نے اس رسالہ میں اس مسئلہ کی غایت تحقیق ذکر کی ہے اور نہایت نفیس دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ حضور سراپا نور تابندہ درخشندہ ذی شعاع واضاءت بلکہ معدن انوار وافضل مضیآت بلکہ درحقیقت بعد جناب الٰہی نام نور انہیں کو زیبا اور ان کے ماوراء کو اگر نور کہہ سکتے ہیں تو انہیں کی جناب سے ایک علاقہ وانتساب کے سبب اور بھی ثابت کیا ہے کہ ثبوت معجزات صرف اسی پر موقوف نہیں کہ حدیث یا قرآن میں بالتصریح ان کا ذکر ہو بلکہ ان کے لئے تین طریقے ہیں اور یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ پیشوایان دین کا دأب ان معاملات میں ہمیشہ قبول وتسلیم رہا ہے۔ اگر کہیں قرآن وحدیث سے ثبوت نہ ملا تو اپنی نظر کا قصور سمجھا نہ یہ کہ باوجود ایسے ثبوت کافی کے کہ حدیثیں اور آئمہ کی تصریحیں اور کافی دلیلیں، سب کچھ موجود، پھر بھی اپنی ہی کہے جاؤ، انکار کے سوا کچھ زبان پر نہ لاؤ اور اس کے سوا اور فوائد شریفہ وابحاث لطیفہ ہیں، جو دیکھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ لطف جانفزا پائے گا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد وآلہٖ واصحابہ واصھارہ وانصارہ واتباعہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین آمین والحمد للہ رب العلمین۔

کتبہ عبدہ المذنب

احمد رضا

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

کتابیات

۱۔جلال الدین سیوطی، خصائص کبریٰ، مطبوعہ دار الکتب الحدیثیہ مصر، ج۱،ص ۱۶۹

۲۔ابن جوزی، کتاب الوفاء، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ، ج۲،ص ۴۰۷

۳۔جلال الدین سیوطی، خصائص کبریٰ، مطبوعہ دار الکتب الحدیثیہ مصر، ج۱،ص ۱۶۹

۴۔جلال الدین سیوطی، انموذج اللبیب، مطبع الکتاب لاہور، ص ۵۳

۵۔قاضی عیاض، شفاء شریف، ج۱،ص ۳۰۶

۶۔علامہ شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، ج۳،ص ۲۸۲

۷۔مولانا روم، مثنوی شریف، مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی پاکستان، دفتر پنجم، ص ۷۷

۸۔علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی، مواہب لدنیہ، مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۸۰

۹۔محمد بن یوسف الشامی، سبل الہدیٰ (سیرت شامی) ج۲،ص ۱۲۳

۱۰۔علی برہان الدین الحلبی، سیرت حلبیہ، مطبوعہ مکتبۃ الاسلامیہ بیروت، ج۳،ص ۳۳۲

۱۱۔علامہ زرقانی، زرقانی شرح مواہب لدنیہ، ج۴،ص ۲۵۳

۱۲۔الشیخ حسین بن محمد الدیار بکری، تاریخ الخمیس، مطبوعہ مطبع عثمان عبدالرزاق مصر، ج۱،ص ۲۲۸

۱۳۔علامہ نسفی، تفسیر مدارک، مطبوعہ دار الکتب العربی بیروت، ج۳،ص ۱۳۵

۱۴۔علامہ سلیمان جمل، فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ، مطبوعہ مکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ مصر، ص ۵

۱۵۔الشیخ محمد طاہر پٹنی، مجمع بحار الانوار، مطبوعہ لکھنؤ (انڈیا)، ج۳،ص ۴۰۲

۱۶۔شاہ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج۱،ص ۴۳

(ترجمہ عبارت) سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نہ تھا، بروایت حکیم ترمذی از ذکوان، اور تعجب ہے ان بزرگوں نے اس ضمن میں چراغ کا ذکر نہیں کیا اور نور حضور کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

۱۷۔حضرت مجدد الف ثانی، مکتوبات، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج۳،ص ۹۳

(ترجمہ عبارت) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا، عالم شہادت میں ہر شخص کا سایہ اس سے بہت لطیف ہوتا ہے اور چونکہ جہان بھر میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز لطیف نہیں ہے لہذا آپ کا سایہ کیونکر ہوسکتا ہے۔

۱۸۔ حضرت مجدد الف ثانی، مکتوبات، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

(ترجمہ عبارت) اللہ تعالیٰ کا سایہ کیونکر ہو، سایہ تو وہم پیدا کرتا ہے کہ اس کی کوئی مثل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میں کمال لطافت نہیں ہے، دیکھئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لطافت کی وجہ سے سایہ نہ تھا تو خدائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ کیونکر ممکن ہے۔

۱۹۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، تفسیر عزیزی، مطبوعہ لال کنواں دہلی، ج ۳، ص ۳۱۲

www.alahazratnetwork.org

(ترجمہ عبارت) آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑا

۲۰۔ قرآن مجید، سورۃ ۳۳، آیت ۴۵

۲۱۔ قرآن مجید، سورۃ ۱۷، آیت ۱۶

(ترجمہ) اور بنایا پروردگار نے چاند کو نور آسمانوں میں اور بنایا سورج کو چراغ۔

۲۲۔ قرآن مجید، سورۃ ۵، آیت ۱۵

۲۳۔ قرآن مجید، سوۃ ۵۳، آیت ۱

(ترجمہ اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے)

۲۴۔ قرآن مجید، سورۃ ۸۶، آیت ۲۔۳

(اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے، چمکتا تارا)

۲۵۔ علامہ قاضی عیاض، شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۸۔۳۰

۲۶۔ مسلم بن الحجاج، مسلم شریف، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ج ۱، ص ۲۶۱

۲۷۔ قاضی عیاض، شفاء شریف، ج ۱، ص ۵۵

۲۸۔ شمائل ترمذی، مطبوعہ امین کمپنی دہلی، ص ۲۔۳

۲۹۔ قاضی عیاض، شفاء شریف، ج ۱ ص ۵۱
۳۰۔ ایضاً
۳۱۔ علامہ جلال الدین سیوطی، خصائص کبریٰ، مطبوعہ دار الکتب الحدیثیہ مصر، ج ۱ ص ۱۷۹
۳۲۔ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، مجمع الزوائد مطبوعہ دار الکتاب بیروت ج ۸ ص ۲۸۰
۳۳۔ علامہ یوسف نبہانی، انوار محمدیہ، مطبوعہ مکتبہ ایشیق استانبول ترکی، ج ۱ ص ۲۴۰
۳۴۔ جلال الدین سیوطی، خصائص کبریٰ، مطبوعہ دار الکتب الحدیثیہ مصر، ج ۱ ص ۱۱۸
۳۵۔ ایضاً ص ۱۲۲
۳۶۔ تاریخ ابن عساکر بحوالہ خصائص کبریٰ، علامہ جلال الدین سیوطی، ج ا ص ۱۵۶
۳۷۔ امام محمد المہدی الفاسی، مطالع المسرات، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۳۹۳
۳۸۔ محمد بن اسماعیل بخاری، بخاری شریف، مطبوعہ انجمن نقشبندیہ قصور، ج ۱ ص ۲۶۳
ایضاً ۔ مسلم بن الحجاج، مسلم شریف، مطبوعہ مجتبائی دہلی، ج ۱ ص ۳۵۱
۳۹۔ مسلم بن الحجاج، بحوالہ مذکورہ
ایضاً مسلم بن الحجاج، بحوالہ مذکورہ
۴۰۔ علامہ شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض، ج ۳ ص ۲۸۲
۴۱۔ محمد بن اسماعیل بخاری، بخاری شریف، مطبوعہ مکتبہ ہاشمیہ میرٹھ انڈیا، ج ۱ ص ۷
۴۲۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، مطبوعہ نول کشور کان پور انڈیا، ۲، ۵۶۸
۴۳۔ مسلم بن الحجاج، مسلم شریف، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ج ۱ ص ۱۱۱

www.alahazratnetwork.org